Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 72 | بدھ 3 ذی الحجہ۔1418ھ یکم شہادت 1377ھش یکم اپریل 1998ء

ماں باپ سے حسن سلوک

ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؑ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون۔ آپؑ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؑ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؑ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے۔ وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کے برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کی حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو۔ بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہو گا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر ادھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس مرحلہ میں زید و بکر کی پروانہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 68)

خطبہ عید دو بجے دن ٹیلی کاسٹ ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید مورخہ 8۔ اپریل 1998ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے دو بجے 'اسلام آباد' ٹلفورڈ' لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جملہ احباب وقت نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

آئندہ سے خطبہ 5 بجے شام ہوگا احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ برطانیہ میں اتوار (29 مارچ) سے موسم گرما کے اوقات شروع ہو گئے ہیں لہذا آئندہ سے خطبہ جمعہ سمیت تمام پروگرام ایک گھنٹہ پہلے ٹیلی کاسٹ ہوا کریں گے۔

خطبہ اب شام 5 بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ اور ترجمہ کلام الٰہی کلاس شام 8 بجے کی بجائے 7 بجے شروع ہوگی۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس ہر منگل اور بدھ کو ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ہمیشہ بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی دانہ کھیت میں ڈالا جائے اور وہ دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو گویا ایک دانہ سے سات سو گنا پیدا ہوا۔ یہ ایک مثال ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے (-) اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف سے دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ (-) اللہ بڑی وسعت بڑی فراخی والا ہے۔ اور پھر اللہ علیم ہے وہ جانتا ہے کہ یہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی کروڑوں گنے کا بھی مستحق ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے خرچ کئے ہوئے کو اس کے لئے بڑھا دے گا۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب زمیندار دانہ زمین میں ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر دیتا ہے تو جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا ضائع جائے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کا تو کم از کم سات سو ملتا ہے اور اس سے زیادہ کی کچھ حد بندی ہی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھی محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اس لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو دانہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں جتنا بھی مل جائے۔ تو خوب یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ضائع کرنا نہیں بلکہ بڑھانا ہے۔

حضرت مسیح ناصری نے فرمایا ہے کہ اپنے مال کو وہاں جمع کرو جہاں کوئی چور چرا نہیں سکتا۔ اور غلہ کو وہاں رکھو جہاں کوئی کیڑا کھا نہیں سکتا۔ یہ حضرت مسیحؑ نے اپنے رنگ میں اچھی بات کہی ہے۔ مگر (کلام الٰہی) ان سے بڑھ کر کہتا ہے۔ انہوں نے صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ تم اگر خدا کے خزانہ میں جمع کرو گے تو کوئی چرا نہیں سکے گا۔ لیکن (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ اگر تم خدا کے خزانہ میں جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ کوئی اس کو چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم سات سو گنا ہو کر ملے گا اور اس سے زیادہ کوئی حد بندی نہیں پھر حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ وہاں غلہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

(از خطبہ 10۔ اگست 1917ء)

○○○

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ - یکم اپریل 1998ء

- 9-00 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی
- 12-00 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
- 2-00 دوپہر۔ اردو کلاس
- 7-00 شام۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس

جمعرات 2۔ اپریل 1998ء

- 9-00 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
- 12-00 دوپہر۔ المائدہ
- 1-55 دوپہر۔ اردو کلاس
- 3-30 سہ پہر۔ درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ الحکم اور البدر کے اداریے — صفحہ 4
☆ آپ ایک اچھے مضمون نگار بن سکتے ہیں — صفحہ 5
☆ اسرائیل کی ہٹ دھرمی — صفحہ 1

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم شہادت 1377 ھش — یکم اپریل 1998ء

ایک مثالی مجلس

جماعت احمدیہ کی منفرد اداؤں میں سے ایک مجلس مشاورت بھی ہے۔ جو چند دن قبل منعقد ہوئی۔ یہ ایک حیرت انگیز محفل ہے جس کی بعض تفاصیل بیان کرنا ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا۔

تمام پاکستانی جماعتوں کے نمائندگان اور مرکزی عہدیدار اکٹھے ہوئے۔ ابتدائی تیاری سے لے کر آخر تک اپنے خدا کے حضور دست بدعا رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمہ وقت ان کی رہنمائی فرمائے۔ بہترین مشورہ دینے اور فیصلوں پر بہترین عمل کی توفیق دے۔

اس مجلس میں چند منتخب تجاویز جو کئی مراحل سے گزر کر آئی تھیں مشورہ کے لئے پیش کی گئیں۔ ان پر تفصیلی غور و خوض کے لئے سب کمیٹیاں مشورہ سے تشکیل دی گئیں۔ متعلقہ معاملات سے دلچسپی اور مہارت رکھنے والے افراد کو ان میں شامل کیا گیا۔ یہ کمیٹیاں رات گئے تک گہرے انہماک کے ساتھ سوچتی رہیں اور کچھ سفارشات مرتب کیں۔ جن کے بعد عام رائے کے لئے مجلس میں وہ سفارشات زیر غور آئیں۔

ہر شخص کو مشورہ دینے کا حق ہے۔ امیر' غریب' شہری' دیہاتی کا کوئی فرق نہیں۔ کوئی حزب بندی نہیں کوئی گروہ سازی نہیں۔ کوئی حزب اقتدار نہیں کوئی حزب اختلاف نہیں۔ ہر شخص اپنی بات کرنے میں آزاد ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ دین کے واضح حکموں اور اپنے امام کی ہدایات کے خلاف نہ ہو۔ کسی پر کوئی اعتراض نہیں کر رہا۔ کوئی الزام نہیں لگا رہا۔ کسی کی دلآزاری نہیں کر رہا۔ ایک دوسرے کی عزت و احترام ہر وقت ملحوظ خاطر ہے۔

ہر شخص دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر گہری سنجیدگی کے ساتھ 'شگفتگی کا ماحول بھی قائم ہے۔ زیر لب دعائیں جاری ہیں۔ تمام آراء کے تبادلہ کے بعد ایک اجتماعی رائے قرار پاتی ہے جو آخری منظوری کے لئے اپنے امام کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہے۔ اور اس کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر رکھا جاتا ہے۔ ہر اختلاف معاملہ کے بعض اور پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے مگر فاصلے نہیں بڑھاتا محبت کے پھول کھلا جاتا ہے۔

اور خدا نے امام بھی ایسا دیا ہے جو آسمانی روشنی سے سب کو ایک ہاتھ پر باندھے ہوئے ہے۔ اور سب کو رحمت کی تعلیم دے رہا ہے۔ کہیں کسی کو ذرا سا بھی ہٹتا دیکھتے تفرقہ ڈالتے دیکھتا ہے تو فوراً نوٹس لے کر محبت کے ساتھ سمجھا دیتا ہے۔ اور جو آخری فیصلہ کرتا ہے وہ خدائی تائید و نصرت کا ضامن ہے۔

یہ ہے جماعت احمدیہ کا دلکش نظام جو رحمت اور محبت کے اصولوں پر استوار کیا گیا ہے اور جس کے بہترین نتائج کے لئے کسی دعویٰ کی ضرورت نہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔

یہ ساری برکتیں نظام قدرت ثانیہ کی ہیں۔ جو جماعت کو صداقت اور ہدایت پر گامزن کئے ہوئے ہے۔ اسی کے ساتھ وابستگی میں ہماری زندگی اور جان اور بقا کا راز ہے۔

کوٹ اتار کر دے دیا

سخت سردی کا موسم تھا ضلع امرتسر کے احمدی نور محمد صاحب کے پاس نہ کوٹ تھا نہ کمبل۔ صرف اوپر نیچے دو قمیضیں پہن رکھی تھیں کہ گاڑی میں ایک معذور بوڑھا ننگے بدن کانپتا ہوا نظر آیا۔ اسی وقت اپنی ایک قمیض اتار کر اسے پہنا دی۔ ایک سکھ نے یہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا۔ چند دن بعد یہی احمدی گرم کمبل اوڑھ کر بیت الذکر میں گئے تو دیکھا کہ ایک اور شخص سردی سے کانپ رہا ہے۔ اسی وقت انہوں نے نیا کمبل اسے اوڑھا دیا۔

(یادیں صفحہ 287)

غزل

کبھی وہ سامنے آئیں تو کوئی بات بنے
شرابِ وصل پلائیں تو کوئی بات بنے

ہوئی ہے عمر بسر در پہ ٹھوکریں کھاتے
کبھی وہ پاس بلائیں تو کوئی بات بنے

بصد خلوص بصد انکسار ان کے حضور
سرِ نیاز جھکائیں تو کوئی بات بنے

نقوشِ غیر مٹا کر دل و نظر سے اگر
درِ حبیب پہ جائیں تو کوئی بات بنے

رہِ سلوک کی منزل ابھی ہے ڈور بہت
قدم بصدق اٹھائیں تو کوئی بات بنے

مدام رنج و غم و درد میں مصائب میں
ثبات و صبر دکھائیں تو کوئی بات بنے

عدو کے جبر و تشدّد نے پائمال کیا
اسے نشان دکھائیں تو کوئی بات بنے

کبھی تو عرش پہ پہنچے گی اپنی آہِ رسا
کریں قبول دعائیں تو کوئی بات بنے

مَیں ان کی ذات کا عرفان کس طرح پاؤں
وہ راز خود ہی بتائیں تو کوئی بات بنے

ضمیر عرقِ ندامت سے آب آب ہوئی
معاف ہوں جو خطائیں تو کوئی بات بنے

مسیحِ وقت نے مُردوں کو زندگی بخشی
مجھے بھی شاؔد جلائیں تو کوئی بات بنے

محمد ابراہیم شاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

20-جولائی 1986ء محمود ہال لندن

سوال۔ کیا دعوت الی اللہ کرنے سے پہلے عمل کا درست کرنا ضروری ہے۔

جواب۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں دعوت الی اللہ کو پہلے اور عمل صالح کو بعد میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل صالح کرے جب (اللہ) نے یہ ترتیب رکھی ہے تو اور کون اس کو بدل سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کرنے والے کے لئے اعمال صالحہ کی شرط لگائی ہے لیکن یہ کہنا کہ پہلے تم فلاں فلاں کمزوریاں ٹھیک کرو پھر دعوت الی اللہ کرنا یہ بات غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے اعمال صالحہ رکھنے والے افراد میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں کیونکہ تمام کمزوریوں سے پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فیصلہ ہو گا کہ وہ کس کی کمزوریوں کو معاف کرے گا۔ اور کس کو پکڑے گا۔ لہٰذا ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ داعی الی اللہ نیک عمل کرے۔ کسی کا عمل زیادہ بہتر ہو گا اور کسی کا نسبتاً کم۔ لیکن یہ خیال کرنے والا کہ میرا عمل زیادہ بہتر اور کامل ہے متکبر ہے اس کا دعوےٰ شیطان کے دعوے کی طرح رد کرنے کے قابل ہے۔ (-) (کلام الٰہی) نے جو تعلیم دی ہے وہی صحیح ہے۔ دعوت الی اللہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ تمہاری یہ دعوت تب بار آور ہو گی اگر تمہارا عمل درست ہو گا اور جوں جوں عمل درست ہوتا چلا جائے گا۔ اسی حساب سے وہ شخص (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان) کے مطابق ڈھلتا چلا جائے گا۔ اس جدوجہد میں کوئی چھوٹے درجہ پر ہو گا اور کوئی اعلیٰ درجہ پر۔ اللہ تعالیٰ نے عمل لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو یہ حق نہیں دیا کہ کسی کے عمل کے مقابلے میں اپنے عمل کو بہتر سمجھتے ہوئے عمل کامل کا دعویٰ کرے کیونکہ عمل کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔

سوال۔ کیا دین حق قبول کرنے کے بعد نام کا بدلنا ضروری ہے۔

جواب۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

ہرگز نہیں کیونکہ دین حق قبول کرنے کے بعد صرف وہی نام بدلے جاتے ہیں جن کا تعلق بت پرستی سے ہو کیونکہ بعض نام تصوراتی خداؤں کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام بدلنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض نام ایسے ہوتے ہیں جو دینی فلاسفی کی نفی کرتے ہیں یا اس کے خلاف ہوتے ہیں۔

مثلاً عبداللیل یا اسی طرح کا کوئی بے معنی نام ہونے کی صورت میں وہ نام یا اس نام کا کچھ حصہ بدلنا پڑتا ہے۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ فرمایا آج کل جو نام رائج ہیں ان کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ عرب نام ہیں جو ہزاروں سالوں سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ نیز ایرانی نام بھی عام ہیں اور اسی طرح بعض اور قوموں نے بھی دین قبول کرنے کے بعد ان ناموں کو برقرار رکھا اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(بحوالہ اخبار احمدیہ مغربی جرمنی فروری 1987ء صفحہ 17)

سوال۔ کیا بیت الذکر میں عورتیں بغیر پردہ لگائے مردوں کے ساتھ عبادت میں شامل ہو سکتی ہیں؟

جواب۔ فرمایا۔ دن کے وقت (عبادت کرنے) کے لئے درمیان میں پردہ ہونا چاہئے۔ اگر عورتیں صبح کی عبادت کے لئے بیت الذکر میں آتی ہیں اور خاموشی سے پیچھے کھڑے ہو کر عبادت کر کے چلی جاتی ہیں تو اسے ہم غلط نہیں کہہ سکتے عام روزمرہ کے اصول کے طور پر حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے رفقاء کرام سے ہم نے جو سیکھا ہے وہ یہی ہے کہ عورتوں کے لئے پردہ کر کے الگ جگہ ہو کیونکہ اس طرح ان کے لئے زیادہ سہولت ہے کیونکہ پیچھے کھڑے ہونے کی صورت میں ان کو سلام پھیر کر فوراً بھاگنا پڑے گا اور (عبادت) کے دوران بھی ہر وقت یہ ڈر رہے گا کہ کوئی پیچھے سے نہ آ جائے۔ دن کے وقت عورتوں کا بیت الذکر میں آکر (عبادت کرنے) کا کوئی ذکر نہیں ملتا لیکن الگ پردہ کر کے عورتوں کے (عبادت کرنے) کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ اسی طرح خواتینِ مبارکہ کا بھی پردے کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے اور اندھیرے میں مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر (عبادت کرنے) کا ذکر بھی ملتا ہے۔

سوال۔ کیا عورتوں کو قبرستان میں جانے کی اجازت ہے؟

جواب۔ فرمایا۔ ہمارے دین نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے لیکن قبرستان جانے سے منع نہیں فرمایا۔ یہ دو الگ اور ایک دوسرے سے مختلف باتیں ہیں اس لئے ان کو الگ الگ رکھنا چاہئے۔ (دین حق) ایک حقیقی مذہب ہے کوئی فرضی چیز نہیں۔ مردہ جس کو سب مردہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اس کی روح کچھ عرصہ تک اس عالم سے تعلق رکھتی ہے اور کچھ باتیں اس تک پہنچ جاتی ہیں اگر اس کے لئے جزع فزع کی جائے تو اسے تکلیف پہنچتی ہے (-) رونے سے مرنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے۔ عورتیں چونکہ مرد کے مقابلہ پر نسبتاً زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اس لئے (-) تدفین کے وقت عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ شدت غم سے ان کے منہ سے کوئی نامناسب باتیں نکل جائیں علاوہ ازیں عورتوں کے بیمار ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ جب وہ اپنے پیاروں اور عزیزوں کو لحد میں اترتے دیکھیں تو اس وقت غم کی وجہ سے انہیں کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہو جائے بہرحال کسی کو تو تدفین کے لئے جانا ہی ہوتا ہے اس لئے مردوں کو جن میں زیادہ صبر اور کنٹرول ہوتا ہے تدفین کے لئے جانے کی اجازت دی اور عورتوں کو اس بات سے روکا گیا ہے لیکن بعد میں جب صدمہ ذرا کم ہو جائے تو عورتیں دعا کے لئے قبرستان جا سکتی ہیں اس سے ہرگز روکا نہیں گیا۔

سوال۔ جنازہ میں طاق صفیں بنانا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ فرمایا (دین حق) میں جفت کے مقابلہ پر طاق سے زیادہ محبت کرنی سکھائی گئی ہے۔ (احکام دینیہ) میں بھی طاق نمایاں طور پر غالب نظر آتا ہے۔ (فرض عبادات) بھی طاق ہیں اور نفل بھی۔ فرض (عبادات) کو مغرب کی (عبادت) طاق بناتی ہے اور نفل (عبادات) کو وتر طاق بنا دیتے ہیں۔ پانچ کا عدد ان (عبادات) کو ویسے بھی طاق بنا دیتا ہے۔ وضو کی حرکات اور (عبادات) کی رکعات پر غور کریں تو ہر پہلو سے ان میں طاق کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ بہرحال طاق کو یہ اہمیت اس لئے حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور یہ عدد آپ کو اللہ تعالیٰ کے طاق ہونے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ (-) کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔ جب بھی کہیں طاق نظر آجائے تو وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلا دے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور اس کا کوئی جوڑ نہیں۔ یہی فرق ہے خالق اور مخلوق میں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جتنی بھی مخلوق ہے وہ جفت ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے سب کو جوڑا پیدا کیا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ جس کا تعلق ذوقی مسائل سے ہے اور ذہنی لطافتوں سے تعلق رکھنے والا یہ ایک مضمون ہے لیکن یہ (احکام دینیہ) کا ایسا مسئلہ نہیں کہ اگر صفیں طاق نہیں بن سکیں تو جنازہ کی (عبادت) نہ ہو گی یا مرنے والے پر کسی قسم کا اثر پڑے گا۔

آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہِ وصلِ حبیب
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یارِ بے نشاں
ایک ہی زینہ ہے اب بامِ مرادِ وصل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دلستاں
یہ دعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیار ہو
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگِ آستاں
(درعدن)

سوال۔ کیا شادی بیاہ کے موقع پر کھانا دیا جا سکتا ہے؟

جواب۔ فرمایا۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا تعلق حلال یا حرام سے ہے۔ یہ معاشرتی مسائل ہیں جو بعض خاص زمانے یا وقتی صورت حال سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض مصلحتوں کی بناء پر ایسے اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے جب اس سے منع فرمایا تو اس وقت رخصتانہ کے موقع پر چائے وغیرہ کی دعوت کا بہت اہتمام کیا جاتا تھا اور آہستہ آہستہ اس میں تکلف اور دکھاوا شروع ہو گیا۔ امراء زیادہ شان و شوکت کا مظاہرہ کرنے لگ گئے تھے اور ایسی رسوم و رواج کی طرف قدم اٹھنے شروع ہو گئے جن سے مذہب نے ہمیں نجات دلائی ہے خصوصاً غرباء کے لئے بہت مشکل پیدا ہو گئی اور انہیں قرض لے کر اس قسم کی دعوتوں کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ ایسے وقت میں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا کہ اگر صرف غرباء کو منع کر دوں تو ان کی دل شکنی ہو گی اور معاشرے میں ایک طبقاتی فرق پیدا ہو جائے گا۔ لہٰذا اس وقت کی معاشرتی ضرورت کے پیش نظر آپ نے سب افراد جماعت کو ممانعت فرما دی۔ بعد میں جب معاشرتی معیار مقابلۃً بلند ہونا شروع ہوا اور شادیاں بھی بالکل خشک ہو کر رہ گئیں اور بعض لوگوں نے حضرت صاحب کو یہ لکھا کہ اب تو ہمارے جنازوں اور شادیوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے تھوڑا بہت کرنے کی اجازت دے دی کہ موسم کی مناسبت سے تھوڑی بہت تواضع کر دی جائے اور ویسے بھی مہمان نوازی خود دین میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت الثالث نے کچھ اور اجازت دے دی حتیٰ کہ 1982ء میں لوگوں نے مجھے کہا کہ جتنے پیسے خرچ کرنے کی اجازت حضرت امام جماعت الثالث نے دی تھی اس میں چائے سے زیادہ کھانا دیا جا سکتا ہے اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو پھر کھانا دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعد ازاں دوبارہ جب ان دعوتوں میں تکلف بڑھنا شروع ہو گیا اور شکایات آنی شروع ہو گئیں تو پھر مجھے یہ کہنا پڑا کہ کھانے میں توازن رکھا جائے اور افراط و تفریط کی بجائے درمیانی راستہ اختیار کیا جائے تو نظام کو ایسے معاملات میں دخل دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

نوٹ۔ حضرت صاحب کے انگریزی جوابات سے اردو ترجمہ کا خلاصہ ادارہ "النصر" اپنی ذمہ داری پر پیش کرتا ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی

قسط اول

عہدِ حضرت بانی سلسلہ کے اخبار الحکم اور البدر کے اداریئے
ایک خصوصی مطالعہ

تاریخی پس منظر انیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان میں ایک نیا معاشرہ جنم لے رہا تھا۔ مغلیہ سلطنت مفلوج ہو چکی تھی اور ایسٹ انڈیا کمپنی اپنے نو حاصل شدہ اقتدار کو ہر سمت توسیع دے رہی تھی۔ اس کے لئے وہ یہاں کی مقبول زبانوں سے بھی قربت حاصل کر رہی تھی۔ 1830ء میں فارسی کی عدالتی زبان کی سابقہ حیثیت ختم کر دی گئی اور اس کی جگہ شکل و صورت میں اس سے ملتی جلتی اردو کو عدالتی زبان بنا دیا گیا۔ عوام کی بول چال میں اردو پہلے ہی رائج تھی۔ اب اس کی ترقی اور مقبولیت کی نئی راہیں کھل گئیں۔ 1825ء میں یہاں لیتھوگرافی شروع ہو گئی اور 1835ء میں نئے اخبار نکالنے کی آزادی دے دی گئی۔ 1837ء میں دہلی اخبار کے نام سے لیتھو میں چھپنے والا ہندوستان کا اولین اخبار مولانا محمد باقر کی زیر نگرانی چھپنے لگا۔ (مولانا محمد باقر۔ نئی تحقیق کی گنجائش۔ از جی۔ ڈی۔ چندن مطبوعہ ماہنامہ انشاء کلکتہ (مئی جون 1997ء) صفحہ 32)

اخبار مذکور پر سیاسی پہلو غالب رہا۔ سرسید احمد خان نے قیام لندن کے دوران ٹیٹلر۔ سپکٹیٹر اور گارڈین جیسے اخباروں سے متاثر ہو کر اسی نوع کا اخبار جاری کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ رسالہ "تہذیب الاخلاق" ان کے اسی ارادے کی تکمیل تھا اسی صحافتی پس منظر کی ایک کڑی لاہور کا پیسہ اخبار بھی تھا۔ جو مولوی محبوب عالم کی زیر ادارت چھپتا تھا۔

الحکم اور البدر کا اجراء اس اخبار میں کام کرنے والے ایک پرجوش نوجوان شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی بھی تھے جو اخبارات کی سیاسی اور سماجی سوچ سے ہٹ کر حضرت بانی سلسلہ کی دیرینہ خواہش کہ قادیان سے ایک اخبار جاری کیا جائے جس کی غرض و غایت سلسلہ کی دعوت اور سلسلہ کی خبروں کی اشاعت اور جماعت کی تعلیم و تربیت ہو۔ (اشتہارات منسلکہ آئینہ کمالات (۔)) کی تکمیل کے لئے آگے بڑھا اور 1898ء میں قادیان سے اپنی انفرادی ہمت سے سامنے آیا۔ 1902ء میں قادیان سے ایک دوسرا اخبار البدر کے نام سے بھی جاری ہو گیا۔ ان دونوں اخباروں نے مل کر حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں سلسلہ کی بہت عمدہ خدمات سرانجام دیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان اخباروں کو جماعت کے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 83 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

ریویو 1902ء میں حضرت بانی سلسلہ نے ایک انگریزی رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس کی ایڈیٹری اپنے ایک نوجوان اور انگریزی خواں مرید مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کے سپرد کی جو حضرت کی ہدایت کے ماتحت آپ کے مضامین کا انگریزی میں ترجمہ کرتے یا آپ کے بتائے ہوئے نوٹوں کے مطابق مضمون لکھتے تھے۔

1904ء میں حضرت بانی سلسلہ نے چند احمدی نوجوانوں کی انجمن جو تقریر و تحریر کے لئے معرض وجود میں آئی تھی کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ اور اسی انجمن کا رسالہ انجمن کے ہی نام سے قادیان کے افق صحافت پر طلوع ہوا۔

مضمون زیر نظر میں مؤخر الذکر دونوں اخباروں کے اداریوں پر بحث نہیں کی جا رہی البتہ اول الذکر دونوں اخبار الحکم اور البدر کے چند اداریوں کا خصوصی مطالعہ مقصود ہے جن سے حضرت کے فرمان کہ یہ اخبار جماعت کے دو بازو ہیں کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

الحکم کا دستور العمل پہلے پہل "الحکم" پندرہ روزہ شائع ہونا شروع ہوا۔ اس کا پہلا پرچہ 8 اکتوبر کو امرت سر سے زیر ادارت جناب شیخ یعقوب علی (تراب) "ریاض ہند" پریس سے چھپا۔ اشاعت اول میں جو دستور العمل وضع کیا گیا اس کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

(۔) حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مشن کا سچا خادم ہونے کا فخر الحکم کو ہو گا۔

الحکم کے جملہ مضامین از سرتاپا وہی ہونگے جو ہر پہلو سے (دین حق اور اس کے ماننے والوں) کے لئے مفید ہوں۔

الحکم کے مضامین میں پارٹی سپرٹ کام نہ کریگی اور اس لئے ایسے مضامین جو دل آزار یا مُزیل حیثیت عُرفی ہوں قطعاً شائع نہ ہوں گے۔

الحکم کا مقدم اور اول فرض یہ ہو گا کہ وہ گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرے۔

ابتدائی اداریئے اول پرچوں میں ایڈیٹر الحکم نے پالیسی اور انتظامی امور پر ایڈیٹوریل لکھے۔ تیسرے پرچے کا اداریہ (حضرت بانی سلسلہ) ہم اور ہمارے مخالف (۔) ہے۔ جو 9 نومبر 1897ء میں شائع ہوا۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے زیر نظر پہلے حصے کا اختتام حضرت بانی سلسلہ کے دفاع میں ان الفاظ پر کیا ہے "کیا ایسا شخص اور اس کی جماعت گورنمنٹ کی بدخواہ ہو سکتی ہے؟ جو یہ ظاہر کرے۔ "دنیا کے بادشاہوں کو ان کی بادشاہیاں مبارک ہوں ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں ہماری آسمانی بادشاہی ہے....."

14 نومبر 1897ء کا افتتاحیہ "میاں محمد حسین بٹالوی کا ہم سے خطاب اور ہمارا مختصر سا جواب باصواب" کے عنوان سے ہے۔ جس میں مولوی صاحب کے خدشات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

حل طلب سوال کاؤنٹ ٹالسٹائی کی کتاب "میرا مذہب" کی اخباری اطلاع کہ زار روس اور شہنشاہ جرمنی نے ٹالسٹائی کو اپنی قلمرو سے اس پاداش میں نکال دیا کہ موصوف نے عیسائی مذہب کی تعلیم یعنی ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پیش کر دو سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہا کہ کسی شخص کا فوجی نوکری کرنا سراسر غلطی اور خلاف مذہب ہے اور اس ملازمت میں انسان کا انسان کو قتل کرنا فرض ہے۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے الحکم نے اپنے ایڈیٹوریل مطبوعہ 10 جنوری 1901ء میں یسوع کی تعلیم اور اس کی بھیڑوں کی تہذیب کے عنوان سے جو تبصرہ کیا اس میں ایک جگہ لکھا "اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انجیلی تعلیم کی عیسائی دنیا میں کیا وقعت اور قدر ہے۔ ایک شخص خود عیسائی ہو کر اور باوجود اسقدر عزت و امتیاز کے جو اسے حاصل ہے یسوعی تعلیم کو مشتہر کر کے پاگل قرار دیا گیا اور ملک بدر کر دیا گیا تو یہ سوال عیسائی دنیا کے سامنے بطور حل پیش کیا جا سکتا ہے....." اس ریویو کو آگے بڑھاتے ہوئے الحکم نے مزید لکھا "یورپ کی عیسائی سلطنتیں انجیل پر احسان کریں اگر اس میں سے اس قسم کی تمام تعلیموں کو جو اخلاق فاضلہ اور سیاست کی اصول کے خلاف ہیں نکال ڈالیں۔ ورنہ ان پر عیسائی رہ کر اس کے نہ ماننے کا الزام عائد ہوتا ہے۔ اور اگر سلطنتیں اس کام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی ہیں تو پھر عیسائی مذہبی دنیا کے پوپ اور فادرز اور بشپ اور پادری اکٹھے ہو کر ایک کانفرنس کر کے اس سوال کو طے کرا دیں اور اپنے بچاؤ اور آرام کے لئے جہاں ہمیشہ ترجمہ کی آڑ میں ترمیم کرتے رہتے ہیں ان تعلیمات کی بھی ترمیم کر دیں....."

مشہور اخبار نویس ظفر علی خان کے والد جناب مولوی سراج الدین صاحب ایڈیٹر زمیندار نے جب زمیندار کانفرنس کا دوسرا اجلاس بلایا تو موصوف نے مدیر الحکم کو اس کا اشتہار شائع کرنے کی استدعا کی تو مدیر محترم نے صفحہ اول پر اشتہار مذکور کو شائع کیا ایک نوٹ کے ساتھ

"میں جانتا ہوں کہ اس کے پڑھنے والوں اور اس کے احمدی بھائیوں میں کثرت سے زمیندار ہیں بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے امام کا حارث ہونے پر ناز ہے اس لئے کہ (پیشگوئیوں) میں اس کی خبر دی گئی ہے" (الحکم 31 جنوری 1904ء)

زلزلہ کسی پروفیسر الوری نے اخبارات میں دے دیا کہ اب دو سو سال تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن 27 اور 28 فروری کی درمیانی شب کو شدید زلزلہ آیا۔ اس زلزلہ کے بارے میں عرفانی صاحب نے لکھا:۔

"یہ زلزلہ انہیں اور بھی شرمندہ کرے گا۔ وہ ایک سطحی خیال کے انسان پر تو بھروسہ کرتے تھے۔ مگر قادر اور عالم الغیب خدا کی باتوں پر ہنستے تھے۔ یہ زلزلہ ایک عظیم الشان نمونہ قیامت کا نمونہ ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قبل از وقت (حضرت بانی سلسلہ) کو علم دیا ہے۔ چنانچہ اس کا اشتہار شائع ہو چکا ہے اور اس اخبار میں دوسری جگہ درج ہے جو لوگ پبلک سے کچھ بھی ہمدردی رکھتے ہیں وہ اسے کثرت سے شائع کر کے لوگوں کو آگاہ کریں تا وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کر کے خدا تعالیٰ سے صلح کر لیں اور خدا سے ڈر جائیں۔ اس کی باتوں کی تکذیب سے باز آجائیں اور اس کے فرستادہ پر ہنسی سے توبہ کریں...." (الحکم 10 مارچ 1904ء)

مد مقابل مذہب انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"اس جلسہ میں ابو الکلام ایک لائق لیکچرار نے "دین حق زمانہ آئندہ میں" پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آجکل بلحاظ علوم و فنون و تمدن و حصول ذرائع اشاعت و تحریکات مذہبی کے عیسائیت ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دین حق کے مقابل ہے" اس تقریر سے اتنا ثابت ہو گیا کہ یہ زمانہ صلیبی زور کا زمانہ ہے۔ پھر کہا کہ یہ مذہب عیسوی ہرگز آئندہ زمانے میں مہذب اقوام کا مذہب نہیں رہ سکتا۔

آتشزدگی 10 مئی 1904ء کو ایڈیٹوریل بریف نوٹس میں لکھا:۔

"خدا کی شان جب سے آسمان اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے" کی پیشگوئی شائع ہوئی ہے دنیا کے مختلف قطعات میں آتشزدگی کی خوفناک وارداتیں اپنا دامن پھیلا رہی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ہندوستان کے کئی شہروں میں آتشزدگی نے خطرناک نقصان کیا اور لاکھوں روپے کی جائیداد پر پانی پھیرنے کے علاوہ جانوں کا بھی نقصان ہوا۔ نہ ماننا اور ضد کرنا اور بات ہے مگر یہ غیر معمولی حادثے اور واقعات انسان کو عبرت بخشتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے قہری نزول سے ڈراتے ہیں۔ لیکن اسپر بھی اگر کوئی خدا کا بندہ مخلوق پر رحم کر کے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر پاک تبدیلی کی ہدایت کرے تو ملک کے خیر خواہ (بزعم خود) اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اسے دھمکانے والا ٹھہراتے ہیں۔ اس سے بدتر ملک اور اہل ملک کی بدقسمتی کیا ہو گی کہ وہ شفیق ناصح کی باتوں پر ہنستے اور اس کی بھلی اور پاک ہدایتوں پر ٹھٹھا مارتے ہیں۔ اے اللہ تو ہی رحم فرما اور اس کو روک، مخلوق کو سمجھ عطا کر۔"

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجا نصر اللہ خان

آپ ایک اچھے مضمون نگار بن سکتے ہیں

اگر یہ کہا جائے کہ علم و معرفت اور موثر و مدلل تقریر و تحریر جماعت احمدیہ کا مقدر اور طرہ امتیاز ہے تو اس میں ہرگز کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس زمانہ میں دین کو روشن اور غالب دکھانے کے لئے علم و قلم کے ہتھیار عطا فرمائے گئے۔ چنانچہ یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا علم کلام اور لٹریچر نہایت ہی پر شوکت روح پرور اور وسیع و بسیط ہے اور ہر طرف اس کا چرچا اور دھاک ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ خود حضرت بانی جماعت اپنی تصنیف لطیف تجلیات الٰہیہ صفحہ 17,18 پر یہ خدائی خبر بیان فرماتے ہیں۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"

ہمارا اہم فریضہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ابتدا سے ہی عظیم لٹریچر تخلیق کرنے اور اس میں مسلسل اضافہ کرنے کی برابر توفیق ملتی رہی ہے اور ہمارے بے شمار بزرگوں نے اس سلسلہ میں خوب نام پیدا کیا ہے۔ لیکن یہ ذمہ داری صرف چند اہل علم و قلم کی نہیں ہے۔ بحیثیت جماعت ہمیں لکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر ہمارے نوجوان جو اچھی تعلیم حاصل کر چکے ہیں یا اعلیٰ تعلیم کے زینے طے کر رہے ہیں ان کو علمی و تحقیقی کام کرنے اور مضامین لکھنے کی طرف بھرپور توجہ کرنی چاہئے۔ زیر نظر مضمون میں خاکسار زیادہ تر ایسے ہی لکھے پڑھے نوجوانوں کی خدمت میں مضون نویسی کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

مضمون نویسی کے اہم تقاضے اور مرحلے سب سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ کسی کام کا عزم کرنے اور اس کے لئے عملی کوشش کرنے سے ہی اس کام کی صلاحیت اور قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کمر ہمت باندھئے اور اس بات سے خوف نہ کھائیے کہ مضامین لکھنا صرف بڑے بڑے قلمکاروں کا ہی کام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے بڑے بڑے قلمکار کل کے مبتدی ہی تو تھے جنہوں نے ارادہ باندھ کر لکھنا شروع کیا' برابر مشق اور محنت کرتے رہے اور رفتہ رفتہ اعلیٰ پائے کے صحافی' مصنف اور مضمون نویس بن گئے گویا ؎

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے

اب کچھ بنیادی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن کو مدنظر رکھ کر آپ مضمون نویسی کی جانب کامیاب قدم بڑھا سکتے ہیں۔ (بفضلہ تعالیٰ)

ا۔ مطالعہ کا ذوق و شوق صاف ظاہر ہے کہ اگر آپ کسی موضوع پر طبع آزمائی کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کے پاس کار آمد مواد ضرور ہونا چاہئے۔ اس لئے پہلی بات زیادہ سے زیادہ مفید مطالعہ کا شوق اور لگن ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر آپ کسی دوست یا عزیز کو تحائف دینا چاہتے ہیں تو آپ کے پاس ان کی استطاعت اور گنجائش ہونا ضروری ہے۔ تبھی آپ بطور تحفہ کچھ پیش کر سکیں گے۔ اسی طرح دوسروں کو مفید معلومات اور دلچسپ افکار و خیالات مہیا کرنے کے لئے آپ کو وسیع مطالعہ اور گہرا غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے آپ تازہ کتب و رسائل پڑھنے کے علاوہ سابقہ مصنفین اور اہل علم و دانش کی عظیم کتب بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جنکے متعلق ایک مفکر نے وجد آفریں بات لکھی ہے۔

Books are embalmed minds,

کہ کتب دراصل ممتاز مصنفین اور مفکرین کے حنوط شدہ دماغ ہیں۔ ان عالی دماغوں اور ممتاز ہستیوں نے جو علم حاصل کیا اور جو نئے افکار و خیالات پیدا کئے انہیں اپنی کتب میں محفوظ کر دیا اور یہ قیمتی خزانہ اور سرمایہ ہمیں منتقل کر گئے۔ یہ ہماری کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ مدت مزید کا فاصلہ حائل ہو جانے کے باوجود ہم ان کے علم و فضل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ب۔ تراشے اور حوالے محفوظ کرنا جو کتب یا جرائد آپ کے مطالعہ میں آئیں ان میں سے اچھوتے مندرجات اور مفید حوالے آپ محفوظ کرتے جائیں۔ ایسے تراشوں یا فوٹوسٹیٹ کو جمع کرنے کے لئے آپ ایک فائل یا کاپی بنالیں جسے Scrap Book کہتے ہیں۔ ان مفید حوالوں اور تراشوں کو ترتیب کے ساتھ یعنی موضوع کے مطابق جمع کر سکیں تو بعد میں بآسانی ان کی طرف رجوع کر سکیں گے۔ یہ حوالے اور مندرجات آپ کو بعد میں کوئی مضمون تیار کرنے اور اس کو مدلل و دلچسپ بنانے میں بہت مددگار ثابت ہونگے۔ گویا اس طرح آپ کی تحریر مستند اور مزین ہو جائیگی۔ Quotable Quots (پیش کئے جانے کے قابل عمدہ حوالے یا مندرجات) کا یہ بہت بڑا فائدہ اور مزا ہے۔

ج۔ مضمون کا خاکہ تیار کرنا اگلہ مرحلہ مضمون نگاری کی تیاری کا ہے۔ آپ موضوع چنئے جس کے متعلق آپ نے خاصا مطالعہ کیا ہے یا اس پر غور و فکر کر کے کچھ نکات اخذ کئے ہیں۔ اس موضوع پر مزید غور و فکر کر کے اور ذہن میں اس کی جگالی کر کے اب اسے Points یا پھر خاکے کی شکل میں کاغذ پر منتقل کیجئے۔ اور جہاں جہاں آپ مناسب اور ضروری سمجھتے ہیں حوالے وغیرہ جو آپ کی دسترس میں ہیں ان کا مختصراً اندراج کیجئے۔ گویا علم و مطالعہ کے چنے ہوئے موتیوں کو اب لڑیوں میں پرونے کی تیاری ہے۔

د۔ مضمون کو مکمل شکل دینا اب مضمون کو مکمل شکل میں تحریر کرنے کی باری ہے۔ آپ اپنے تیار کردہ خاکے کی مدد سے مضمون لکھنا شروع کریں۔ چھوٹی چھوٹی ذیلی سرخیوں کے تحت مختلف Points کو سلیس عبارت میں لکھتے جائیے۔ بھاری بھرکم اور گھسے پٹے الفاظ سے پرہیز کیجئے۔ مضمون میں ایک قدرتی اور بے تکلف بہاؤ ہونا چاہئے جو قاری کی نظر اور ذہن میں اترتا چلا جائے۔ جہاں خاص جذبات کا اظہار ہو وہاں الفاظ بھی اثر انگیز اور دلپذیر ہونے چاہئیں جو قاری کے دل میں گھر کر جائیں۔ موقع کی مناسبت سے کہیں کہیں برمحل اشعار بھی مضمون کے مزے کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ دوران مضمون اگر کسی کتاب وغیرہ سے کوئی اقتباس درج کرنا چاہیں تو وہ حوالے کے ساتھ پیش کریں تاکہ مستند اور قابل اعتماد ثابت ہوں۔ مضمون لکھتے وقت کاغذ کے دائیں بائیں اطراف میں حاشیہ چھوڑیئے۔ صفحہ نمبر ڈالئے اور کاغذ کی صرف ایک طرف لکھئے۔ یہ بات آداب صحافت میں شامل ہے۔ حتی الامکان صاف صاف لکھیں اور ممکن ہو تو کالی سیاہی استعمال کریں۔

ر۔ نظر ثانی کرنا نہ بھولئے گا آپ مضمون کو مکمل کرنے کے بعد اس پر نظر ثانی ضرور کیجئے۔ اس کا فائدہ آپ خود محسوس کریں گے۔ کئی دفعہ چھوٹی موٹی املاء کی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ان کی درستی لازمی ہے ورنہ مضمون بھدا معلوم ہوگا۔ (یہ اور بات ہے کہ کتابت یا کمپوزنگ کی غلطیوں پر آپ کا اختیار نہیں ہو سکتا) پھر نظر ثانی کرنے سے بعض اوقات کوئی نیا نکتہ یا بہتر فقرہ سوجھتا ہے اور بعض اوقات اپنے تحریر کردہ بعض الفاظ یا جملے ضرورت سے زائد یا بوجھل محسوس ہوتے ہیں۔ اس طرح مضمون کی درستی کا بہت بڑا مرحلہ خود مضمون نویس ہی کے ہاتھوں مکمل ہو جاتا ہے۔ بغور نظر ثانی' جو کہ تنقیدی نقطہ نظر سے کرنی چاہئے' بے حد ضروری ہے۔ ورنہ آپ کا مضمون اکثر و بیشتر ناقص رہ جائے گا۔ اس سلسلہ میں ہماری جماعت کے عظیم مصنف اور مبارک وجود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنے ایک مضمون میں' جو الفضل مورخہ 13 فروری 1992ء میں دوبارہ شائع ہوا تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے مضامین کی نظر ثانی بھی ضرور فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے مسودات کی عبارت کئی جگہ سے کٹی ہوئی اور بدلی ہوئی نظر آتی تھی اور ایسا نہیں ہوتا تھا کہ بس جو لکھا گیا سو لکھا گیا۔ بلکہ آپ اس غرض سے اور نیز صحت کی غرض سے اپنی کتب کی کاپیاں اور پروف تک بھی خود ملاحظہ فرماتے تھے۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب متذکرہ مضمون میں نوجوانان جماعت کو آگے بڑھ کر علم و قلم کے جوہر دکھانے کی تلقین کن پر اثر اور پر شوکت الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"پس اے عزیزو اور اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر دین کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں۔"

اللہ اللہ کیا ہی پیارا اور دل میں اتر جانے والا پیغام ہے۔

ایک مخلصانہ گذارش آخر پر خاکسار معزز اہل قلم حضرات اور نئے لکھنے والے باہمت اور شائقین نوجوانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ نہ کچھ لکھنے پر طبع آزمائی کرنے اور اپنی تحریروں کو پختہ رنگ دے کر شائع کرانے کے وسیع مواقع عطا فرما رکھے ہیں ذیلی تنظیموں کے الگ الگ رسائل سے لیکر مؤقر الفضل تک کے صفحات ہمیں لکھنے کا شوق اور احساس دلانے کے لئے بہت کافی ہیں۔

OOO

بسکٹ خستہ رکھنے کے لئے

بازار میں ایسے پلاسٹک کے ڈبے دستیاب ہیں جو جار کی شکل میں ہیں اور ان میں ہوا نہیں جاسکتی۔ آپ یہ ڈبے ضرور خریدیں۔ ان ڈبوں کو آپ ٹرالی یا ٹرے میں بھی مہمانوں کے سامنے پیش کر سکتی ہیں۔ ان میں آپ بسکٹ رکھ سکتی ہیں یہ بسکٹ خستہ رہیں گے۔ ان میں نمکو بھی ٹھیک رہتا ہے۔ بسکٹ عام ڈبوں میں سے نکال لئے جائیں تو خراب ہو جاتے ہیں۔ ایئر ٹائٹ ڈبے میں بسکٹ خستہ اور کرکرے رہتے ہیں۔

OOO

ملک منصور احمد عمر

مریض مر چکا ہے

ایک جرمن پروفیسر میڈیکل کے طلباء کا زبانی امتحان لے رہا تھا۔ ایک طالب علم جب پروفیسر کے سامنے پیش ہوا۔ تو پروفیسر نے سوال کیا کہ فلاں قسم کے مریض میں جب مرض کی یہ یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو فلاں قسم کی دوائی کی کتنی مقدار مریض کو دینی چاہئے؟ اس پر طالب نے جواب دیا کہ "جناب! ایک چمچہ مکمل۔"

پروفیسر نے اس جواب پر نمبر لگائے اور طالب علم رخصت ہوا۔ جب دوسرے طالب علم کا انٹرویو ہو رہا تھا تو پہلے طالب علم کو کمرہ سے باہر جا کر یہ یاد آیا کہ میں تو بہت غلط جواب دے آیا ہوں۔ جس دوائی کا ایک چمچہ مریض کو پلانے کے لئے میں نے کہا ہے وہ دوائی تو بہت تیز اور خطرناک ہے۔ اس کے تو زیادہ سے زیادہ پانچ قطرے مریض کو دیئے جاسکتے ہیں۔

حواس باختہ ہو کر طالب علم نے کمرے کا دروازہ کھولا اور پروفیسر کو مخاطب ہو کر کہا کہ "جناب! ایک چمچہ نہیں بلکہ پانچ قطرے!"

اس پر پروفیسر نے جواب دیا۔

Der Patient ist Schon Gestorben"

(یعنی مریض مر چکا ہے!

(جرمن سے ترجمہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

سید ظہور احمد شاہ

1986ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہود کی ذہنیت اور طریقہ واردات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہود جس ملک میں رزق کمانے کے لئے جاتے ہیں وہاں سب سے پہلے اس ملک کی مارکیٹ پر قبضہ کرتے ہیں پھر وہ اس ملک کے تمام وسائل پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں ان وسائل میں بینکنگ سسٹم اور ذرائع ابلاغ خاص طور پر ان کا نشانہ بنتے ہیں اور پھر وہ ملک میں اقلیت ہونے کے باوجود اکثریت کو ایسی پالیسیاں اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں جو ان کے قومی مفاد میں ہوتی ہیں۔ خواہ ایسا کرنے سے میزبان ملک کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہوتا ہو لیکن ان کا خود غرضانہ رویہ ہی بالآخر اس ملک کے عوام میں یہود کے خلاف شدید قسم کی نفرت پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا ردعمل بعض اوقات نہایت شدید ہوتا ہے۔ اگرچہ اس امر کا تجربہ وہ جنگ عظیم اول سے پہلے برطانیہ میں اور دوسری جنگ عظیم سے پہلے جرمنی میں کر چکے ہیں اور اب یہ تجربہ امریکہ میں دہرایا جا رہا ہے۔ جہاں بہت ہی قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود امریکہ کے سیاست دان ان سے خوف زدہ سے رہتے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ پہلے ہی کی طرح نکل سکتا ہے بلکہ نکل رہا ہے۔

ڈیوڈ معاہدہ کی تنسیخ کی کوشش

روس کی شکست و ریخت کے بعد جب امریکہ واحد سپر پاور کے لحاظ سے دنیا میں ابھرا تو اس نے اپنا ورلڈ آرڈر نافذ کرنے کی سکیم بنائی۔ اور اس عمل کا آغاز مشرق وسطیٰ سے شروع کیا اور کیمپ ڈیوڈ کے معاہدے کے ذریعے اسرائیل اور فلسطین میں صلح کروانے کا ڈول ڈالا۔ اور اس میں خاصی کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ فلسطینیوں نے بھی اسرائیل کے قیام پر متفقہ طور پر صاد کیا اور آئندہ محاذ آرائی نہ کرنے کا معاہدہ کیا۔ لیکن اسرائیل نے نتن یاہو کی نئی حکومت کے آتے ہی اس امن کے عمل میں رخنے ڈالنے شروع کر دیئے جس میں سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ بیت المقدس میں فلسطینیوں کو ظالمانہ طور پر ان کے مکانات سے نکال کر وہاں یہودی بستیاں آباد کرنی شروع کر دیں جس کی مذمت نہ صرف فلسطینیوں نے بلکہ دنیا کے تمام سیاست دانوں اور عالمی اداروں نے بھی شروع کر دی ہے لیکن اسرائیل کسی کی بات بھی ماننے کو تیار نہیں ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ امریکہ میرے ہاتھ میں ہے اور وہ چونکہ سپر پاور ہے اس لئے اس کے کندھے پر بندوق رکھ کر وہ آسانی سے شکار کر سکتا ہے۔

اسرائیل کے خلاف ردِّ عمل

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسرائیل کی کھلی جارحیت کے خلاف بھاری اکثریت سے قرارداد منظور کی جس میں یہ قرار پایا کہ فلسطینیوں کے حقوق دلوانے کے لئے بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور سوئٹزرلینڈ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے فنی ماہرین کا اجلاس بلائے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی فوجیں لبنان سے ہٹا لے اور امن کے مشن میں جو رکاوٹیں اس نے ڈال رکھی ہیں انہیں دور کرے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سیکیورٹی کونسل کے ریزولیوشن 245 کا بھی ذکر کیا اور اسرائیل سے کہا کہ وہ اس پر عمل کرے۔ حالانکہ آج تک جتنے بھی ریزولیوشن اسرائیل کے خلاف سیکیورٹی کونسل میں پاس کئے جا چکے ہیں اسرائیل نے کبھی ان کی پرواہ نہیں کی۔

یورپین یونین کی وارننگ

اسی طرح یورپین یونین نے بھی اسرائیل کی نئی بستیاں بسانے کے عمل کو امن معاہدہ کی خلاف ورزی کہتے ہوئے اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ امن کے معاہدے کو سوتاژ کرنے کی کوشش سے باز رہے۔ جس کے جواب میں اسرائیل نے یورپین یونین سے کہا ہے کہ اس کا اس معاملے میں دخل دینا ہمارے لئے ناقابل قبول ہے کیونکہ ہمارا معاہدہ امریکہ کے ذریعے ہوا ہے اور وہی اس معاملے میں بات چیت کا حق دار ہے۔

اس سے پہلے برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اسرائیل کا دورہ کیا تو اسرائیل نے ان سے توہین آمیز سلوک کیا۔ وزیر اعظم نتن یاہو نے مشترکہ پریس کانفرنس اور رابن کک کے اعزاز میں عشائیہ منسوخ کر دیا۔ یہ شدید ردعمل اسرائیل نے رابن کک کے بیت المقدس میں زیر تعمیر یہودی بستیوں کے دورہ اور فلسطینیوں کے وفد سے ملاقات پر کیا ہے۔ امریکہ نے ابھی تک کوئی واضح بیان نہیں دیا لیکن اسرائیل نے ابھی سے اسے دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں کیونکہ امریکی طوطے کی جان اسرائیل جادوگر کے ہاتھ میں ہے۔ نتن یاہو نے کہا کہ امریکہ کو چاہئے کہ وہ فی الحال اپنی زبان بند رکھے۔ کیونکہ جو امریکہ چاہتا ہے وہ اسرائیل ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اسرائیل کے خلاف عربوں کا اتحاد

عجیب بات یہ ہے کہ عرب جو پہلے اس سلسلے میں بٹے ہوئے تھے اب متحدہ ہو رہے ہیں مصر جو کہ امریکہ کا خاص طور پر پروردہ ہے اس معاملے میں اسرائیل کے خلاف تمام عرب ملکوں سے اتحاد کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ایران اور سعودی عرب میں پرانی دشمنی ختم ہو رہی ہے اور دونوں ملک آپس میں گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ عراق اور لیبیا کے خلاف پابندیوں پر تمام عرب مل کر احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن یہودی ذہن صرف تھوڑے دور کے فائدے کو سوچتا ہے اور ظلم سے باز رہ کر انصاف کی بات کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو رہا۔ اس کا نتیجہ اس کے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے لیکن اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں اسے تو صرف ایک پاؤنڈ گوشت چاہئے جس کے لئے وہ ہر اخلاقی اور اچھی قدر کو روندنے اور تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31522 میں راحت جبین بنت محمد حفیظ قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راحت جبین بنت محمد حفیظ مکان نمبر AS/138-93 فاروق اعظم سٹریٹ نیو سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 عبد الحمید نیو سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 فضیل احمد نیو سمن آباد لاہور۔

مسل نمبر 31523 میں امتہ الرشید بیوہ چوہدری عبد السلام قوم جٹ اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 58 بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی۔/19000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 4 ایکڑ مالیتی۔/95000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید ساکن کوٹ احمدیاں P/O خاص ضلع بدین سندھ گواہ شد نمبر1 عصمت اللہ قمر مربی سلسلہ بدین سندھ گواہ شد نمبر2 مہر منیر احمد شاہی بازار بدین سندھ۔

مسل نمبر 31524 میں متین مظفر بیوہ چوہدری مظفر احمد قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ حمید نگر p.o بنی سرروڈ عمر کوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد زرعی رقبہ 38 ایکڑ واقع احمد نگر ضلع عمر کوٹ سندھ مالیتی۔/760000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند محترم 4 ایکڑ واقع احمد نگر ضلع عمر کوٹ سندھ مالیتی۔/60000 روپے۔ 3۔ طلائی انگوٹھی اور دو بالیاں کل وزن ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ 4۔ حق مہر۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ متین مظفر بیوہ مظفر احمد چوہدری گوٹھ حمید نگر ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 محمود احمد کاہلوں بنی سرروڈ ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر2 محمد صدیق بنی سرروڈ ضلع عمر کوٹ سندھ۔

مسل نمبر 31525 میں محمد اکبر احمدی ولد مکرم محمد حسین صاحب اظہر قوم راجپوت بھٹی پیشہ معلم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احسن آباد ضلع گوجرانوالہ حال نگرپارکر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سوائے نقد رقم۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2200 روپے ماہوار بصورت الاؤنس وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکبر احمدی احمدیہ ہاؤس نگرپارکر ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد نمبر1 سید مبارک احمد شاہ معلم وقف جدید وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر2 ولایت خان معلم وقف جدید وصیت نمبر 25905۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

طالبات جامعہ نصرت ربوہ

کااعزاز

○ گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین فیصل آباد کی سالانہ بین الکلیات تقریبات جنوری 1998ء میں منعقد ہوئیں۔ جن میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے شرکت کی اور اردو مباحثہ میں عزیزہ مبارکہ بشریٰ نے اول انعام حاصل کیا۔ جبکہ عزیزہ امتہ النور پنجابی ٹاکرہ میں سوئم انعام کی حقدار قرار پائیں۔

19 نومبر 1997ء گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرگودھا میں منعقدہ بین الکلیاتی تقریبات میں عزیزہ آصفہ امین نے مقابلہ حسن قرأت میں، فتح مبین نے مقابلہ نعت خوانی میں اور نعماء بشریٰ نے مقابلہ مصوری میں خصوصی انعامات حاصل کئے۔

علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کی سالانہ ادبی تقریبات میں عزیزہ فتح مبین نے مقابلہ نعت خوانی میں خصوصی انعام حاصل کیا۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

درخواست دعا

○ عزیز حبیب اللہ ولد محمد عبداللہ صاحب ساکن دولیاں جٹاں آزاد کشمیر کو ایک حادثہ میں سر میں شدید چوٹ آئی ہے جس سے پندرہ دن سے بیہوش ہے اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری ناصید احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 543/E.B کا نکاح مکرمہ ثمینہ منان صاحبہ ایم۔ ایس۔ سی بنت مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب بھٹہ نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کیساتھ پچھتر ہزار روپے حق مہر پر مکرم احمد منیب صاحب مربی سلسلہ ضلع وہاڑی نے پڑھا۔ مکرم چوہدری ناصید احمد صاحب مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بسرا رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑنواسے اور عالمی ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب منصور آئی سپیشلسٹ ممتاز ہسپتال بورے والا کے بھتیجے ہیں۔

مکرمہ ثمینہ منان صاحبہ مکرم چوہدری فضل کریم صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ بورے والا کے صدر کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹہ ایم ایس سی واقف زندگی کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

○ مکرمہ صائمہ قمر صاحبہ بنت مکرم محمد ساجد قمر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی کے نکاح کا اعلان مورخہ 29 مارچ 1998ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں بعد عبادت ظہرو عصر بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم نجم الثاقب صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم نعمت اللہ شمس صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر ناصر آباد ربوہ کے ساتھ فرمایا۔

عزیزہ صائمہ قمر صاحبہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم خالد محمود صاحب ابن سیف علی شاہد صاحب میرپور خاص سندھ کی بارات مورخہ 8 مارچ 1998ء کو چک 151 ڈگری پہنچی جہاں مکرم محمد حنیف شاہد صاحب مربی سلسلہ میرپور خاص نے اعلان نکاح کیا اور اسی دن رخصتانہ ہوا۔ اس سے اگلے دن مورخہ 9 مارچ کو مکرم مظہر محمود صاحب کی بارات حیدر آباد پہنچی جہاں مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ حیدر آباد نے اعلان نکاح کیا اور اسی دن رخصتانہ ہوا۔ مورخہ 10 مارچ 1998ء کو میرپور خاص میں دعوت ولیمہ کی گئی جس میں مکرم امیر صاحب ضلع میرپور خاص اور مکرم امیر صاحب ضلع عمر کوٹ سمیت کثیر تعداد میں احمدی احباب اور معززین شہر نے شرکت کی اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع مظفر گڑھ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مارچ 1998ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام نائلہ طارق عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

بچی مکرم عبدالرشید صاحب آف دارالعلوم غربی حلقہ ثناء کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد ساجد قمر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم مارچ 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے "کاشفہ قمر" نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب آف حیدر آباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ سلسلہ ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مظفر احمد صاحب گوندل آف ناصر آباد ربوہ کے والد مکرم چوہدری نثار احمد گوندل صاحب 99 شمالی سرگودھا مورخہ 23 مارچ 1998ء بروز سوموار بعمر 78 سال وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی غلام محمد صاحب گوندل 99 شمالی سرگودھا رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے اور حضرت مولوی غلام حسین بھٹی صاحب 98 شمالی سرگودھا رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے داماد تھے۔ اسی روز جنازہ مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان 99 شمالی میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ غلام جنت زوجہ مکرم میاں محمد بخش (آف جھنگ) بقضائے الٰہی 16 فروری 1998ء کو بعمر 76 سال وفات پا گئی ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ہدایت اللہ صاحب ابن خیر الدین صاحب خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 19 مارچ 1998ء دن کے 11 بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے بعمر 81 سال وفات پا گئے۔ جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور نے دارالذکر لاہور میں مورخہ 20 مارچ 1998ء بعد جمعہ پڑھایا۔ موصوف کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ موصوف ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں 1971 تا 1984 تک خدمت سر انجام دیتے رہے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 2، 3- اپریل 1998ء بروز جمعرات جمعہ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہٰذا ان تاریخوں کے شمارے شائع نہیں ہوں گے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

یوم بانی سلسلہ اور یوم پاکستان کی تقریب

○ مورخہ 23 مارچ 1998ء کو بیت المبشر رحیم یار خاں شہر میں واقفین نو ضلع رحیم یار خاں نے یوم حضرت بانی سلسلہ اور یوم پاکستان کی ایک تقریب منعقد کی تلاوت کے بعد حضرت بانی سلسلہ کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ واقفین نو اور واقفات نو نے قومی ترانہ کھڑے ہوکر خوش الحانی سے پڑھا اس دوران سب بچے باادب کھڑے رہے اس تقریب میں ایک سو بیس بچوں اور احباب نے شرکت کی۔ نمائندہ وکالت وقف نو نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے پاکستان سے محبت کے بارہ میں اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بچوں کو پاکستان کے بارہ میں معلومات پہنچائیں۔ 23 مارچ 1889ء کے حوالہ سے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

(وکالت وقف نو)

ربوہ سے چنیوٹ کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

		ربوہ آمد	روانگی
سرگودھا تا لاہور	(صبح)	6-10	6-12
چناب ایکسپریس (پشاور تا کراچی)	(صبح)	9-41	9-50
سپر ایکسپریس (سرگودھا تا کراچی)	(شام)	6-10	6-12
لالہ موسیٰ تا فیصل آباد (براستہ ربوہ)	(شام)	8-55	8-58
ماڑی انڈس تا لاہور	(رات)	1-21	1-23

ربوہ سے سرگودھا کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

فیصل آباد تا لالہ موسیٰ (براستہ ربوہ)	(صبح)	6-43	6-45
سپر ایکسپریس (کراچی تا سرگودھا)	(صبح)	9-46	9-48
چناب ایکسپریس کراچی تا پشاور کینٹ	(شام)	5-14	5-16
لاہور تا سرگودھا	(رات)	6-40	6-42
لاہور تا ماڑی انڈس	(رات)	0-48	0-50

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31 مارچ-1998ء
موسم : گرمی کا آغاز ہے
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

مشرقی وسطیٰ میں امریکہ کے خصوصی نمائندے کا دورہ پھر ناکام ہو گیا ہے جس سے حالات مزید سنگین ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی ہٹ دھرمی کے خلاف امریکہ عالمی رہنماؤں کی کانفرنس بلائے گا۔ اسرائیلی وزیر اعظم کا رویہ آمرانہ ہے۔ امریکہ نے قیام امن کے لئے اپنے خصوصی نمائندہ کے ذریعہ ایک منصوبہ بھیجا تھا جو اسرائیل نے مسترد کر دیا ہے۔

کمبوڈیا کے معزول وزیر اعظم 8 ماہ کی جلاوطنی کے بعد واپس کمبوڈیا پہنچ گئے ہیں۔

پیرو کا مال بردار جہاز تباہ ہونے سے 28۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

فلسطینی شہر رملہ میں بم پھٹنے سے دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔

بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ روس میں بار بار مسلمانوں کو بسوں اور ٹرینوں سے اتار لیا جاتا ہے اسلام اور روسی قدامت پسند چرچ میں تصادم ہو رہا ہے عیسائی اسلام کو بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اشتعال پسند سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ صورتحال کے خاتمے کے لئے ہمیں ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار پکڑنا ہو گی۔ جبر کے باوجود مسلمان چیچنیا تاجکستان اور دیگر علاقوں میں مضبوط ہو رہے ہیں۔

افغانستان کے علاقے پل خمری میں ایک گدھا مسجد میں داخل ہونے پر دو افغان قبائل میں لڑائی ہو جانے سے 51۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک شخص نے گدھے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مالک نے مشتعل ہو کر 13 نمازیوں کو فائرنگ کر کے ڈھیر کر دیا۔ مقامی لوگوں نے گدھے کے مالک کے گاؤں پر راکٹ لانچروں سے حملہ کر دیا۔ لڑائی دو دن جاری رہی۔ خوفناک لڑائی میں 38 خواتین بھی جاں بحق ہو گئیں۔ لڑائی ملیشیا کی مداخلت پر بند ہوئی۔

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سال 2893 شہری شہید ہوئے۔

شام کا ایک سرکاری وفد خوراک اور ادویات لے کر 12 ٹرکوں کے قافلہ کے ساتھ عراق پہنچ گیا ہے۔ عراق۔ ایران جنگ کے بعد 18 سالوں میں شام کا یہ پہلا وفد ہے جو عراق پہنچا ہے۔

شمالی عراق میں آٹھ صدارتی محلات کا معائنہ مکمل ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی سفارتی ٹیم کے سربراہ نے کہا ہے کہ عراقی حکام نے پورا تعاون کیا ہے۔ تلاشیوں کا کام اس ہفتے تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

بوسنیا میں کروٹوں نے مسجد کو آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں مسلمانوں اور کروٹوں میں کشیدگی عروج کو پہنچ گئی ہے۔

ملکی خبریں

عوامی اتحاد کی ریلی لاہور سے دوپہر 12 بجے روانہ ہو کر رات 9 بجے گوجرانوالہ پہنچی۔ قائدین نے کاموں کے' سادھو کے اور مرید کے میں خطاب کیا محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ جیلیں اور ہتھکڑیاں مجھے حق کی آواز دبانے سے نہیں روک سکتیں۔ میں اپنے باپ کے راستے پر چلوں گی۔ علامہ طاہر القادری نے کہا پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ سے مل کر مصطفوی انقلاب لائیں گے۔ اتحاد کے رہنماؤں نے دعویٰ کیا کہ فیصل آباد کا ریکارڈ بھی ٹوٹ گیا ہے ایوان اقتدار میں زلزلہ برپا کر دیا جائے گا۔ جگہ جگہ ریلی کا شاندار استقبال کیا گیا۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عوامی اتحاد کی ریلیوں سے حکومت نہیں بدلے گی۔ کراچی میں امن کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ بجلی کے نرخوں میں اضافہ نہ کرتے تو واپڈا تباہ ہو جاتا۔ حکومت بجلی کے معاہدوں سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

دہشت گردوں نے ملتان میں فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے 3۔ افراد کو اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا نعشیں گلگشت کی مسجد حیدریہ میں رکھ دی گئیں۔ مظاہرین نے پوسٹ مارٹم کرانے سے انکار کر دیا۔ شہر بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا تعلیمی اداروں میں طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کر دیا۔ مختلف مارکیٹوں میں بھی ہڑتال کر دی گئی۔

ڈاکوؤں نے گوجرانوالہ میں 4 محافظوں کو قتل کر کے "برنکس" کی کیش وین لوٹ لی۔ دو مسلح گارڈ ایک آفیسر اور ڈرائیور موقع پر ہلاک ہو گئے۔ ڈاکو لاکھوں روپے لے کر فرار ہو گئے۔ وین بینک کے لئے کیش لے کر جا رہی تھی۔

دہشت گردوں نے اسلام آباد میں 3 نوجوان مزدوروں کو ذبح کر کے نعشیں سڑک پر پھینک دیں۔

جونیجو گروپ کی سنٹرل کمیٹی نے مسلم لیگ (ن) میں ادغام کی منظوری دے دی ہے۔ اسد جونیجو کی زیر صدارت اجلاس میں انور سیف اللہ' ڈاکٹر بشارت الٰہی سرور کاکڑ اور بریگیڈیر اصغر بھی شریک ہوئے۔ منظور وٹو اور سعید منہس نے شرکت نہیں کی۔

ذوالحجہ کا چاند 29 مارچ کو نظر آگیا ہے۔ عید الاضحیٰ 8۔ اپریل بروز بدھ ہو گی۔

کراچی میں دہشت گردوں نے دو حقیقی بھائیوں سمیت 4۔ افراد کو قتل کر دیا ہے۔

سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ہر کام فوج سے کرانا ہے۔ تو جمہوریت کی کیا ضرورت ہے حکومت مردم شماری سے تعلیمی اداروں کی چھان بین تک فوج سے کروا رہی ہے۔

قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے مائنز ہنٹر کیس کے سلسلے میں اپنے پر عائد شدہ الزامات مسترد کر دیئے ہیں۔ کمیٹی نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ وزیر اعلیٰ نے نصیر اللہ بابر کی طرف سے عائد کردہ الزامات کے جواب میں کمیٹی کے سامنے ان کو مسترد کرتے ہوئے دستاویزی ثبوت پیش کئے۔ نصیر اللہ بابر نے کہا کہ میرے پاس اس وقت کوئی ایسا ثبوت نہیں۔ جس سے شہباز شریف کا جواب رد کر سکوں۔

سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ فاروق لغاری کے ذریعے بھی مجھے خریدنے کی کوشش کی گئی مشاہد حسین میرے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ سپریم کورٹ میں جو کچھ ہوا۔ اس کے بعد عدلیہ کی اہمیت نہیں رہی۔

قیدیوں نے میانوالی جیل میں ڈی ایس پی کو یرغمال بنا کر اس پر وحشیانہ تشدد کیا۔ لڑائی قیدی کو ہتھکڑی الٹی پہنانے پر ہوئی۔ پولیس نے کمانڈو ایکشن کر کے ڈی ایس پی کو رہائی دلائی۔

تعلیمی ادارے فوج کے حوالے کرنے کا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ ہر ضلعی دفتر میں ایک فوجی افسر مقرر ہو گا۔ تعلیمی اداروں میں ہونے والی بے قاعدگیوں کے ثبوت فوج نے اکٹھے کر لئے ہیں۔

سترہ دینی جماعتوں جن کا تعلق اہل سنت والجماعت دیوبندی مکتبہ فکر سے ہے نے متحدہ محاذ بنا لیا ہے۔ اور طالبان کے نقش قدم پر چلنے کا اعلان کیا ہے۔

کاروباری حضرات کیلئے نادر موقعہ
24 کنال زمین آبادی سے ملحق دو پختہ سڑکوں کے درمیان مکمل یا پلاٹس کی صورت میں
برائے فروخت
رابطہ: چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
مینی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
212626 ☎ 212508

خوشخبری
ہماری دوکان
نور کراکری ہاؤس اب
محسن بازار میں شہزاد گارمنٹس کیساتھ منتقل ہوگئی ہے

برائے فروخت
کار ہنڈا سوک EX ماڈل 1995ء
کالا رنگ۔ فلی لوڈڈ اے وی کنڈیشن
رابطہ:۔ میجر مبشر احمد ربوہ ☎ 213023
پشاور :۔ ایف سی میس پشاور صدر
(11 اپریل کے بعد)

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212868 رہائش 212867

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ' دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
☎ 211842

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ نمبر سے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہایت ہی معمولی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
رہائش: 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف